رجسٹرڈ نمبر ل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد | می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار

خادم قوم

ایڈیٹر محمد شمس الرحمن

قیمت سالانہ ۱ر ششماہی ۸ر

جلد ۷ | کاکوری یکشنبہ یکم دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۵

عطائے خداوندی

(ترجمہ ہربرٹ از منشی نبی الحسن صاحب علوی، مددگار مال تعلقہ اسرفخاص حیدرآباد)

جب کیا اللہ نے انساں کی ہستی کا قیام | سامنے رکھکر بنایا بخششوں کا ایک جام
بولا یوں پھر اُسنے کہا اس میں ہیں سب ممکنات | منتشر ہیں جو کہ دنیا کی ساری کائنات
ساتھ قوت کے عطا کی حسن کی جلوہ گری | پھر جگہ عقل و مسرت اور عزت کو ملی
دیکے سب کچھ غیرحق کو دست خالی رکھ لیا | غور سے دیکھا تو تہ میں اک نگینہ تھا پڑا
جی میں یہ سوچا کہ دونگا یہ جواہر بھی اگر | ذاتی نعمت کو پوجیگا یہ مجھ کو بھولکر
بس مناسب ہے کہ سب کچھ دولے سیری نہ دو | تاکہ اپنی دولت و شوکت پہ یہ نازاں نہو
جب قناعت ہی نہو گی مال و دولت پر اسے | لامحالہ یاد پھر کرتا رہے گا وہ مجھے

قطعہ تاریخ انتقال منشی اعجاز حسین صاحب علوی اعجاز مرحوم

(از سید نذر علی صاحب علوی قدر کاکوری)

صاحب ایمان تھے اعجاز حسین | حیف رحلت کر گئے نادر ادیب
سال رحلت قدر ہاتف نے کہا | شاعر معجز بیاں جنت نصیب
۱۳۵۹ھ

دلچسپ معلومات

قد کے بڑھنے کی رفتار:- شعرا تو قامت رعنا اور قد محبوب کی تعریف میں محو رہتے ہیں اور اگر کچھ معلوم بھی کر پاتے ہیں تو بس اسقدر کہ

ترے قد آدم سے لے سرو قامت | قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں

مگر علم الابدان والے کسی اور پہلو سے بھی قد کی رفتار کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ "لندن ٹائمز" کے طبی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ "ایک خاص رفتار سے اپنا قد بڑھاتے ہیں۔ ایک عام شخص کے قد کے بڑھنے کا اندازہ یہ ہے کہ پہلے سال وہ آٹھ انچ بڑھتا ہے اور دوسرے میں چھ انچ اسیطرح تیسرے سال پانچ انچ چوتھے سال چار اور پانچویں سال چار انچ زیادہ ہوتا ہے چھٹے سال کے بعد قد کی زیادتی کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور سولھویں سال تک قد کم بڑھتا ہے۔ سولھویں سال میں ڈیڑھ انچ کا اضافہ ہوتا ہے سترھویں سال دو انچ بڑھتا ہے اور اٹھارھویں سال صرف ایک انچ اونچا ہوتا ہے اٹھارھویں سال ایک معمولی انسان کا قد ۵ فٹ ۸ انچ ہوتا ہے اسکے بعد اسکا قد نہیں بڑھتا۔

صحت کی خرابی:- علوم اور فنون نے اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے کہ طاقت بے حقیقت ہے، دولت بیکار ہے اور تقریر و تہذیب بے معنے ہیں اگر صحت میں زوال آگیا ہے۔ (از رسالہ ہمدرد صحت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷	کاکوری یکشنبہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۵

پردہ اور مسلمان

نہ معلوم اس زمانہ کے لکھے پڑھے مسلمانوں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے کہ دنیا تو اب دن بدن اسلامی اصولوں کی طرف کھنچی آرہی ہے اور وہ ہیں کہ اسلامی تعلیم کے ساتھ ساتھ فطرت صحیحہ اور غیرت طبعی کو بھی جواب دے رہے ہیں۔

فی الحقیقت تہذیب جدید کے یہ دونوں گروہ غیرت و عقل کو خیرباد کہکر پردہ کی تردید اس زور و شور سے کر رہے ہیں کہ گویا ہماری تمام ترقیات کا انحصار ہے دیکھئے اسی پردہ دری پر رہ گیا ہے۔

بڑے بڑے زعما اور قومی لیڈروں کی زبان سے یہ الفاظ سنکر کہ "مسلمانوں کو محسوس کرنا چاہیئے کہ انکی عورتیں غلامی میں ہیں۔ پردہ ایک بڑی لعنت ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے قرآن میں پردہ کا کوئی حکم نہیں یہ عورتوں پر ایک طرح کا ظلم ہے۔ عورتوں کو آزادی دیجائے اور انکو پردہ سے باہر نکالا جائے۔ عورتوں کو طائران قفس بنا رکھنا انتہائی ظلم ہے" وغیرہ وغیرہ

مردوں کی ان تقریروں کا اثر عورتوں پر یہ ہو رہا ہے کہ اب وہ کھلم کھلا شرم و حیا کا نقاب اُلٹ کر مردوں کے دوش بدوش جلسوں میں شریک ہونا اور تفریح گاہوں سے لطف اندوز ہونا چاہتی ہیں۔ اور اب یہ کانفرنسوں اور بڑے جلسوں میں ہی نہیں بلکہ تقریبات کی مجالس میں بھی اگر عورتوں کیلیے پردہ کا انتظام کیا جاتا ہے تو وہ اسپر مصر ہوتی ہیں کہ قناتیں اور پردے ہٹا دیے جائیں ورنہ ہم لوگ جلسوں میں شرکت نہ کرینگے۔

اس قسم کے ایک دو نہیں بیسیوں بلکہ سیکڑوں واقعات ہیں جو ملک کے گوشہ گوشہ میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اخبارات میں مضامین چھپتے ہیں جلسوں میں تقریریں ہوتی ہیں اور پردہ کے خلاف دلدادگان فیشن اور مقلدین یورپ زبردست جہاد کر رہے ہیں جسکا انسداد نہایت ضروری ہے اور اس تلاطم خیز طوفان میں اسلامی شعار کو پس پشت ڈالکر جس تیزی سے ملک کا نوجوان طبقہ بہا چلا جا رہا ہے اسکا انسداد نہایت ضروری ہے اور ہر سچے مسلمان کا یہ پہلا فرض ہے کہ وہ اپنی غیرت کے تقاضے سے اسلامی شعار کی حفاظت پر کمربستہ ہو جائے اور اس موجودہ رسمی پردہ کی حمایت میں نہیں بلکہ شرعی پردہ کی تائید میں اپنی تمام قوتیں صرف کر دے۔

ہمارے قصبہ میں بھی جو علم و تہذیب میں کافی شہرت و نام و نمود حاصل کر چکا ہے اور یہاں کے لوگوں کا تمدن و اخلاق ضرب المثل رہا ہے۔ فیشن، بیحیائی اور آزادی کے جراثیم پیدا ہو رہے ہیں اور بعض واقعات کا ہمکو علم ہوا ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ فطری حیا و شرم کا کس بیدردی سے خون کیا گیا اور غیر طبعی امر کے کرنے پر افراد خاندان نے نوعمر لڑکیوں کو مجبور کیا درانحالیکہ انھوں نے جس ماحول میں پرورش پائی تھی وہ کبھی ایسا نہیں تھا کہ لڑکی از خود اسقدر آزادی پر آمادہ ہوتی بہرحال ہم اُن واقعات کو اسوقت منظر عام پر لانا نہیں چاہتے بلکہ اپنے اہل وطن کو اسطرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ بلا سمجھے بوجھے تقلید کے مضر مادہ کی روک تھام کریں۔ اور غیرت طبعی، فطرت صحیحہ اور اسلامی تعلیمات کو قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ قصبہ کے نام و نمود کو بٹہ نہ لگائیں۔ اور جہاں اُن بیجا روایات کو یہ کہکر جاری رکھا جا رہا ہے کہ "ہمارے خاندان میں پشتہا پشت سے چلے آرہے ہیں یا ہمارے بزرگوں نے ایسا کیا ہے" وہاں وہ اصول اخلاق اور سچی اسلامی تہذیب و تمدن کو بھی برقرار رکھنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہوئے اسکی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت ترین جہاد عمل شروع کر دیں اور موجودہ نسل کو نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی بے حیائی،

بے غیرتی کے طوفان سے بچانے اور تہذیب کو اُبھر ماتم کرنے سے بچائیں۔

حال میں ہم نے پنجاب کی ایک شادی کی خبر اخبار میں پڑھ کر سر پکڑ لیا کہ اب ایسے واقعات ملک میں رونما ہونے لگے ہیں جو کم سے کم مسلمانوں کی تباہی کا پیش خیمہ کہے جا سکتے ہیں۔

ایک شادی کی تقریب کے جلسہ میں دولھا و دولھن کی ایک مسند پر نشست تھی ایک طرف مردوں اور دوسری جانب دولھن کی نوجوان عزیزوں اور سہیلیوں کی قطار تھی۔ ظاہر ہے دولھا و دولھن کی یکجائی کی صورت میں اور مجمع عام میں وکیل کی کیا ضرورت ہوسکتی ہے خطبہ کے بعد ایجاب و قبول ایک دوسرے نے کر لیا تھا۔ نکاح خوانی کے بعد ایک مسلمان نے ایک صوفی منش عالم دین سے سوال کیا کہ شریعت کے بموجب یہ نکاح جائز بھی ہے یا نہیں کیونکہ نکاح سے پہلے دونوں دولھا دولھن آپس میں نامحرم ہیں اور دونوں کا ملکر بیٹھنا جائز نہیں۔ اسکے علاوہ بیشمار بے پردہ عورتیں سامنے بیٹھی ہیں۔ مولانا نے بات کو ٹالنے کیلئے فرمایا کہ "پردہ کی بحث نکاح کے جواز و عدم جواز سے بالکل الگ ہے اسوقت یہ دیکھنا ہے کہ ایجاب و قبول ٹھیک ہوا یا نہیں لڑکی اگر پردہ میں ہوتی تو ایک وکیل اور دو گواہوں کی ضرورت ہوتی۔ جہانتک نکاح کا تعلق ہے شریعت کے منشاء کے خلاف نہیں۔ افسوس ہے کہ زمانہ کی رفتار کو دیکھ کر علما بھی وقتی فتوے دینے میں مشاق ہوگئے ہیں۔ عبرت کی جگہ ہے کسی نے خوب کہا ہے ؎

حفظ عصمت بھی سہی لیکن یہ پردہ ہند میں
مسلماں کی جاہ و شان و شوکت کی بات تھی
پردہ در کتاب ہے اب اسکی ضرورت کچھ نہیں
میرزایانہ ادا تھی، سلطنت کی بات تھی
خون میں غیرت رہی باقی تو سمجھے گا کبھی
خوب تھا پردہ نہایت مصلحت کی بات تھی

آتشیں تحریر

(از قادری احمد حسن صاحب علوی ثناشاہی کاکوروی)

آج سے تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل یہودیوں کے مقدس شہر یروشلم کے جلیل القدر فاتح بخت نصر کی وفات کے بعد ناعاقبت اندیش بلشیزر کے دور حکومت میں بخت نصر کے فرامین اور اصول سلطنت کی خلاف ورزی اور یہود کے معابد سے بیزاری اور اظہار نفرت تشدد کی حد کو پہونچ چکا تھا اراکین سلطنت و عامدین حکومت عیش و نشاط میں مصروف رہتے تھے۔ سلطنت کے کاروبار سے کوئی سروکار نہ تھا۔ موقعہ شناس حریف اور جنگجو تھا یہ شہنشاہ دارا حملہ آور ہوا اور شہر کا محاصرہ کر لیا "مقدس دیوتاؤں" کی زیر حفاظت باشندوں کو اطمینان کامل تھا کہ شہر ناقابل تسخیر ہے۔ چنانچہ شہر پناہ کے سنگین دروازے مقفل کر دیے گئے۔ تقریباً ۲ سال کا سامان رسد محفوظ کر لیا گیا اور دوبارہ حسب سابق شہنشاہ اپنے لہو و لعب میں مصروف ہو کر قلعہ کی حفاظت سے غافل ہو گیا اور جب عملدرآمد قدیم عید نوروز کے موقع پر شاہی ضیافت ترتیب دیگئی اور ہیکل سلیمانی کے مقدس ظروف میں شراب کباب کا آغاز ہوا ——!

(۲)

جشن ماہتابی ہو رہا تھا۔ بادشاہ تخت پر جلوہ افروز تھا۔ امرا اپنی اپنی نشستوں پر مصروف اکل و شرب تھے۔ طلسمی فانوس کی روشنی سے دربار بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ عبادت گاہ سلیمانی کے متبرک ساغروں کو شراب سے ناپاک کیا جا رہا تھا۔ ضبط کی حد ہوتی ہے۔ تحمل و بردباری انتہا کو پہونچ گئی۔ غیرت حق جوش میں آئی اور قضائے ربانی سے شاہی محل کی دیوار پر ایک طلسمی پنجہ نمودار ہوا۔ آتشیں حروف میں کچھ لکھ دیا گیا اور وہ دست قدرت آناً فاناً غائب ہو گیا۔!!

(۳)

بدبخت بادشاہ نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہوش و حواس جاتے رہے۔ خوف و ہراس سے حالت غیر ہوگئی۔

رقص وسرود موقوف کیا گیا۔ محل میں سناٹا چھا گیا۔ مبہوت بادشاہ نے حکم دیا کہ ارض بابل کے علماء و دانشمند۔ ماہر نجوم و سحر طلب کئے جائیں اور اس آتشیں تحریر کو پڑھ دیں تو حسب منشا انعام حاصل کریں طلائی طوق گلے میں پہنیں۔ خلعت فاخرہ حاصل کریں اور شہر کے اعلٰے حکیموں کی صف میں شامل کئے جائیں —!!!

(۴)

کلدانیوں نے علوم سحر و جفر و نجوم میں بڑے بڑے باکمال پیدا کئے۔ چاردانگ عالم میں انکی ذکاوت و فراست کا شہرہ ہوا۔ مملکت بابل اپنے جلیل القدر دانشمندوں اور حکیموں پر ہمیشہ ناز کرتی تھی لیکن آج اسکا فخر و غرور خاک میں مل رہا ہے۔ بڑے بڑے باکمال سرگرداں ہیں لیکن حرف مطلب حاصل ہونا امر محال نظر آرہا ہے۔ رشدہ شدہ پیغام شاہی کی خبر یروشلم کے مفتوحہ قیدیوں کو بھی پہونچتی ہے جنکی کثیر تعداد شہر بابل میں بخت نصر کے عہد معدلت گستر سے اسیری کے ایام گزار رہی تھی اُنکا ایک فرد دانیال نامی دربار شاہی میں حاضری اور آتشیں تحریر کی تشریح کرنے کا مدعی ہوتا ہے —!

(۵)

دانیال کو رہائی کا حکم ہوا اور دربار شاہی میں حاضر کئے گئے جو آتشیں تحریر پر ایک نگاہ ڈالکر بادشاہ سے مخاطب ہوئے :-

"اے شہنشاہ تیری زندگی کے آخری لمحات قریب آگئے، حکومت اور سلطنت تیرے قبضہ سے نکال لیگئی تیرے اعمال کا وزن کیا گیا۔ بدیاں نیکیوں سے زیادہ پائی گئیں۔ اب تو ایک نا کارہ تودہ خاک ہوجائے گا۔ چتر شاہی کے بجائے سنگ مزار تیرے عبرتناک انجام پر خون کے آنسو رلائے گا اور ملبوسات فاخرہ کی جگہ کرم خوردہ کفن تیرے جسم کو خاک سے محفوظ رکھنے کی ناکام کوشش کرے گا۔"

(۶)

تاریخ بنی اسرائیل کے واقف کار شہادت دینگے کہ ایرانی افواج قصر شاہی تک پہونچ گئیں اور اقبال مند بخت نصر کے بدنصیب جانشین کو قضائے مبرم کے سامنے گردن جھکانا پڑی حضرت دانیال کی پیشینگوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ بلشیزر گرفتار ہو کر قتل کیا گیا اور بخت نصر کی مفتوحہ سرزمین ملک فارس کا ایک باجگذار صوبہ بنی۔ خدا کی لاٹھی میں آواز کہاں —! بنی اسرائیل کے ساتھ تشدد اور ہیکل سلیمانی کی توہین —!! یہ تھا قدرتی انتقام —!!!

فاعتبروا یا اولی الابصار

غسل کرنیکا طریقہ

انسان کیلئے نہانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کھانا پینا۔ لیکن بعض حضرات پانی سے بہت ڈرتے ہیں اور ہفتوں غسل نہیں کرتے اگر بیرونی طور پر جسم کو صاف نہ رکھا جاوے تو بہت سی بیماریوں کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ صاف ستھرا کپڑا پہننے کیلئے ضروری ہے کہ جسم کو بھی صاف ستھرا رکھا جائے اور مسامات کے ذریعہ جسم کے اندرونی حصوں میں صاف ہوا پہونچائی جائے غسل کرنے کے مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کرکے آپ بہت سی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

اگر نہانے سے پہلے جسم پر تیل کی مالش کرلی جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اسطرح جلد ملائم ہوجاتی ہے اور میل آسانی کے ساتھ چھوٹ جاتا ہے۔ جسم کو توڑ مروڑ کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اور نہ کھڑے ہوکر نہانا چاہیئے۔ صابن کا استعمال کسی حالت میں مفید ثابت نہیں ہوگا۔ اگر آپ جسم پر تیل کی مالش نہ کرتے ہوں تو کپڑے کے ایک ملائم ٹکڑے کو دودھ میں تر کرکے جسم پر ہلکے ہاتھوں سے رگڑیئے جب مسامات میں دودھ جذب ہوکر سوکھ جائے تو نہانا شروع کیجئے۔ پہلے سر پر پھر چہرے پر پھر چھاتی پر۔ پھر کمر پر پھر پیر پر اور بعد میں سارے جسم پر پانی ڈالنا چاہیئے۔ جوڑ والے حصوں کو اور پسینہ خارج کرنے والی جگہوں کو خوب اچھی طرح رگڑ کر دھونا چاہیئے اور بعد میں

گیلے تولیے سے ذرا زور لگا کر پونچھنا چاہیئے۔

دوسری مرتبہ ہتھیلیوں میں پانی لیکر دونوں ہاتھوں کو بغل تک خوب ملو اور اسی گیلے تولیے سے خوب رگڑ دو۔ تیسری مرتبہ گردن سے چھاتی اور پیڑو کے نیچے تک تمام حصوں کو خوب رگڑ کر صاف کرو۔ چوتھی مرتبہ اُسی گیلے تولیے کو کندھوں سے پیٹھ کی طرف ڈالکر کمر تک خوب رگڑ دو۔ پھر کولھوں کا میل خوب صاف کرو۔

اس کام کیلئے دو تولئے ہونا ضروری ہیں یا ایک ہی تولیہ ایسا ہو کہ بدن کے تمام پانی کو اچھی طرح جذب کر سکے اسکے علاوہ گھر کے تمام افراد کو اپنا تولیہ علیحدہ رکھنا چاہیئے ورنہ بیماری کے جراثیم منتقل ہو جانے کا خطرہ ہے۔

اگر تولیے کو رگڑ کر غسل کرنے میں آرام نہ ملتا ہو تو پہلے پیٹ، پیڑو اور نچلے حصے پر پانی ڈالکر ہتھیلی سے اچھی طرح رگڑنا چاہیئے۔ پھر اک بارگی سارے جسم پر پانی ڈالکر میل صاف کرنا چاہیے۔ یہ عمل اسوقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب ہتھیلیوں کی گرمی سے پانی خشک نہ ہو جائے۔ ہتھیلی میں ایک ایسا برقی اثر ہے جس سے جسم کی جلدوں میں رونق اور جلال پیدا ہو جاتا ہے۔ پیٹ رگڑنے سے قوت ہاضمہ میں ترقی ہوتی ہے، آنکھوں اور کنپٹیوں کے رگڑنے سے قوت بینائی میں اضافہ ہوتا ہے پیروں کی پنڈلیوں کو رگڑنے سے سینہ کشادہ ہوتا ہے ہاتھوں کو رگڑنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ پیڑو کو مسل کر دھونے سے یادداشت کی طاقت بڑھتی ہے۔

پندرہ بیس منٹ سے زیادہ دیر تک پانی میں رہنا نقصان رساں ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ گرمی کے موسم میں لوگ گھنٹوں بھیگتے رہتے ہیں اور جاڑوں میں صرف ایک دو لوٹے پانی پر اکتفا کر لیتے ہیں یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔ گرمیوں میں دس سے بیس منٹ تک اور سردیوں میں پانچ سے دس منٹ تک نہانا کافی ہے۔ ان اوقات کا نصف حصہ پیڑو ملنے اور نصف سر چہرہ اور پورے جسم کو صاف کرنے میں صرف کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی خاص وجہ ہو یا زیادہ صفائی کی ضرورت ہو تو نصف گھنٹہ تک نہایا جا سکتا ہے۔ سردی زکام یا بخار کے مریضوں کو دوران علالت میں ہرگز ہرگز غسل نہیں کرنا چاہیئے۔ جاڑے کے موسم میں گرم پانی سے بند غسلخانہ میں نہانا زیادہ بہتر ہوگا۔ جب ہاتھوں کی انگلیاں سکڑنے لگیں تو فوراً ہی نہانا بند کر دینا چاہیئے۔

نہانے کے بعد کھردرے تولیے یا کھدر کے رومال سے جسم کو خوب اچھی طرح رگڑ رگڑ کر خشک کرنا چاہیئے۔ گیلے کپڑے سے جسم کو پونچھنا سخت نقصان رساں ہے۔ البتہ دوران غسل میں گیلے تولیے کو خوب نچوڑ کر کام میں لانا چاہیئے اگر جسم پر پانی رہنے دیا جائے تو داد اور دیگر جلدی امراض میں گرفتار ہو جانے کا خطرہ ہے۔ بالوں کو بھی اچھی طرح خشک کرنا چاہیئے ورنہ بصارت کے خراب ہو جانے کا امکان ہے سر کو فوراً پونچھ کر بالوں میں کنگھا کرنے سے دماغی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور بصارت عرصہ تک قائم رہتی ہے جسم کو پونچھ کر کپڑے پہننے میں عجلت سے کام لینا چاہیئے ورنہ جسم کی گرمی ضائع ہو جائے گی اور غسل کرنے کا فائدہ نہیں ہوگا۔ غسل اور ورزش میں تقریباً دو گھنٹے کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔ نہانے کے بعد پندرہ بیس منٹ بعد ورزش نقصان نہیں پہونچاتی۔ لیکن ورزش کے پندرہ بیس منٹ بعد نہانا سخت نقصان رساں ہے۔ اسی طرح غسل کرنے کے بعد فوراً کھانے پر بیٹھ جانا یا کھانے کے بعد غسل کرنا بھی خطرناک ہے۔ کھانے اور نہانے میں بھی ڈیڑھ دو گھنٹے کا وقفہ ہونا چاہیئے۔

دل کے عجائب

"دل کی پریشانیوں" کا حال تو شعرا اور ایشیائی عاشق خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ لیکن قدرت کیا کیا نیرنگیاں دکھاتی ہے اسکا حال "نیوز آف دی ورلڈ" سے حال ہی میں معلوم

ہوا ہے۔ ایک طبیب اپنے تجربات کی بنا پر لکھتا ہے:-

کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ ایک بچہ میرے علم میں ایسا پیدا ہوا جسکا قلب باہر نکلا ہوا تھا اور سولہ دن تک جب تک یہ عجیب و غریب ہستی نیستی میں تبدیل نہ ہو گئی لوگ اس طرفہ تماشہ کو دیکھ سکتے تھے۔ میں عجیب باتوں کا کوئی معقول سبب نہیں بتا سکتا۔ میں نے قلب کا معائنہ کیا وہ کافی بڑا تھا۔ یعنے ایک معمولی شیر خوار بچے کی نسبت سے زیادہ بڑا۔

دائیں جانب جہاں یہ نکلا ہوا دل تھا ایک چھوٹا سا سوراخ بھی تھا۔ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ بننے کی حالت میں یہ قلب تڑپ کر باہر نکل آیا اور وہیں بڑھنے لگا۔ سوراخ اسقدر چھوٹا تھا کہ اسے دوبارہ اندر داخل کرنا ناممکن تھا اور نہ بچہ آپریشن کی تاب ہی لا سکتا تھا۔

دل کی عجیب و غریب حرکتیں بھی ہمیں معلوم ہیں۔ مثلاً ایک شخص کا دل بائیں جانب کے بجائے دائیں طرف تھا۔ ایک بچہ ایسا پیدا ہوا کہ اُسکے سینہ ہی نہ تھا۔ سانس کے آلات اور قلب کھلے ہوئے تھے۔ یہ بچہ صرف ۴۲ گھنٹے زندہ رہا۔ ایک آدمی ایسا بھی تھا جسکا دل ادھر سے اُدھر جاتا اور حرکت کر سکتا تھا۔ ایک آدمی جسکا دل سینہ کے ایک ورم کے باعث سامنے سے بخوبی دکھائی دیتا تھا۔ ۲ سال تک زندہ رہا۔ ایک مریض کا دل اسقدر بڑھ گیا کہ وہ اپنا فعل ہی نہ کر سکتا تھا۔

ساشوٹس (امریکہ) میں ایک شخص ایسا دیکھنے میں آیا جسکے دو دل تھے، دو سٹ پسلیوں کے تھے اور دو (ڈبل) چھاتیاں تھیں۔ ایک قلب دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اُسکا دل اپنی جگہ سے سرک گیا یعنے پہلے بائیں طرف تھا پھر حسب عادت دائیں طرف چلا گیا۔

(رسالہ ہمدرد صحت)

وطن کی خبریں

نوٹ:- اعزا و احباب درجہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:- اب کچھ سردی میں اضافہ ہوا ہے لیکن ابھی ایسی سردی نہیں پڑی کہ دن کو دھوپ میں بیٹھا جائے۔ کیونکہ دھوپ میں ابھی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ غروب آفتاب کے بعد سے سردی کا احساس زیادہ ہوتا ہے اور رات کو اچھی خاصی خنکی ہوتی ہے۔ موسم خوشگوار و پُر لطف ہے۔ اب کئی دن سے فضا میں بادل کے ٹکڑے نظر آتے ہیں اور بعض وقت ابر غلیظ بھی ہو جاتا ہے۔ اگر پانی برس گیا تو سردی ضرور بڑھ جائے گی لیکن زراعت کو مفید ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ برسات میں بارش کم ہونے سے تالابوں میں پانی کم جمع ہوا جو آبپاشی کے لئے کفایت نہ کر سکا۔ ایک اچھے پانی کی ضرورت ظاہر کی جاتی ہے خصوصاً اُن مواضعات کے لئے جہاں نہر نہیں ہے۔

آب و ہوا:- نزلہ و زکام کی شکایات معلوم ہوئی ہیں بعضوں کو نزلہ کی وجہ سے بخار آجانے کا بھی حال معلوم ہوا ہے۔

تقریب:- ۱۲ر نومبر سنہ ء کو بمقام سندیلہ منشی محمد مقیم خلف منشی محمد نعیم گرداور قانونگو (اجیاں کی سرلے) کا عقد نکاح منشی نذیر حسن خلف سید امیر حسن مرحوم کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ جناب حافظ شاہ علی حیدر قلندر (جو بارات کے ساتھ سندیلہ گئے تھے) نے نکاح پڑھا۔ کاکوری سے بہت سے لوگ باراتیوں میں شامل تھے۔ شب کو بارات مع عروس کاکوری واپس آئی اور ۱۷ر (یکشنبہ) کو منشی محمد نعیم کی جانب سے اعزا و احباب اور اہل برادری کو دعوت ولیمہ دی گئی ہم منشی محمد نعیم کو اور خاص طور پر دادا محمد سلیم صاحب (نوشاہ کے دادا) کو فرض سے سبکدوشی پر مبارکباد دیتے ہیں۔

ولادت:۔ حافظ مولوی احترام الدین علوی کے یہاں بمقام لکھنؤ ۲۲ر نومبر سنہ ء (شنبہ) کو ۱۱ بجے شب کے وقت دختر تولد ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ زچہ و بچی بخیریت ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولود کی عمر دراز کرے اور صاحب اقبال ہو۔

فاتحہ سالانہ:۔ حضرت شاہ حیدر علی قلندر قدس سرہ کا فاتحہ سالانہ بعد نماز مغرب تکیہ شریف پر ۲۱ر نومبر سنہ ء کو ہوا تھا بعد فاتحہ تبرک تقسیم ہوا۔ اجتماع بہت تھا۔ عام مجمع کم ہونے کے بعد چاہ نوشی ہوئی۔ اور سُنا ہے کہ خمار بارہ بنکوی نے اپنے کلام سے نہ صرف حاضرین کو محظوظ ہی کیا بلکہ بہتوں کو بیتاب و بسمل بنا دیا۔ کہا جاتا ہے کہ خمار صاحب بلند پایہ شاعر ہی صرف نہیں ہیں بلکہ فن موسیقی اور طرز ادا میں پورے ماہر ہیں۔ کلام میں فلسفیانہ خیالات کے ساتھ تصوف کا رنگ ہونا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ سُنا ہے غزل کا ہر شعر مرصع تھا اور جتنی غزلیں بھی انھوں نے پڑھیں باوجود متعدد اشعار پر مشتمل ہونے کے کوئی شعر بھرتی کا نہیں کہا جاتا۔ سامعین میں بیشتر پڑھے لکھے لوگ خمار صاحب کے کلام کی بلندی خیال و مضمون آفرینی کے ساتھ اُنکے پڑھنے کے طرز کے بہت مداح پائے گئے۔ بعد نماز عشا حسب معمول قوالی کی مجلس ہوئی اور دوسرے دن ۲۲ر نومبر (جمعہ) کو بھی محفل سماع ہوئی تھی۔ دونوں مجلسیں بہت کامیاب رہیں اور اہل ذوق حضرات پورے طور پر لطف اندوز ہوئے۔

زیارت:۔ معلوم ہوا ہے کہ حکیم بشیر علی صاحب کی جانب سے ۲۴ر نومبر (دوشنبہ) بعد نماز ظہر تکیہ شریف پر موئے شریف حضور سرورِ کائنات کی زیارت کا انتظام کیا گیا تھا۔ حکیم صاحب کے اعزا و اقربا کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگوں نے زیارت کی سعادت حاصل کی۔ مردوں کی زیارت کرنے کے بعد مستورات کا اجتماع ہوا تھا۔ بعد زیارت و فاتحہ خوانی حاضرین مردوں اور عورتوں کو حصے تقسیم کئے گئے جو غالباً مسلمان حلوائی (جس نے کچھ عرصے سے کاکوری میں شہتوت تلے دوکان کھولی ہے اور ہر قسم کی بہترین مٹھائی بناتا ہے) کے یہاں کے ماہر بنے ہوئے تھے۔

صحت و تندرستی:۔ (۱) بیوہ مولوی زکی الدین خاں صاحب مرحوم کے زخم تو بفضلہ بالکل اچھے ہو گئے ہیں لیکن ضعف و بے حسی کی کیفیت بدستور ہے اور کمی غذا کے سبب نقاہت اور بھی بڑھتی جاتی ہے۔

(۲) منشی علی احمد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اب اچھے ہیں دیگر شکایات ورم جگر وغیرہ میں بڑی حد تک کمی ہو گئی ہے

(۳) اہلیہ حاجی شفیق احمد علوی کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ اب اچھی ہیں اور اسپتال سے مکان واپس آ گئی ہیں لیکن ابھی ضعف بہت ہے۔

علالتیں:۔ (۱) والدۂ منشی مشکور علی علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ گذشتہ عشرہ میں اُنکو پھر اسہال کی شکایت ہو گئی اور بکثرت دست آ گئے تھے ضعف اور بھی بڑھ گیا ہے۔ بے اسیری کی تکلیف بھی باعث اذیت ہے۔ ورم جگر بھی ہے۔ اب دست تو نہیں آتے لیکن دو تین اجابتیں روزانہ ہو جاتی ہیں۔ بھوالی لکھنؤ کے حکیم بڑی توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ خداوند کریم مریضہ کو جلد صحت عطا فرما کر اُنکے صاحبزادوں وغیرہ کو مطمئن فرمائے۔

(۲) مولوی تحسین الدین علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ یونانی علاج اور انجکشنوں سے شکایات میں کچھ افاقہ ہے لیکن ضعف میں بہت زیادہ کمی نہیں ہے۔ باری تعالےٰ جلد تمام شکایات دفع فرمائے۔

(۳) اہلیہ مولوی سید مقبول الدین صاحب کو ہومیوپیتھک علاج سے کچھ سکون ہونا معلوم ہوا ہے۔ اللہ جل شانہ اس کو مفید کرے اور مرض بالکل دفع ہو جائے۔

(۴) قاضی راشد علیخاں عباسی کے ۲۴ انجکشن ہو چکے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں خیر آباد، ڈاکٹر معالج کو دکھانے گئے تھے انھوں نے آنکھ میں ڈالنے کی دوا موقوف کرا دی ہے اور

سپنے کی دواؤں میں بھی کمی کردی ہے لیکن اور دس انجکشنوں کے لینے کی ہدایت کی ہے یعنے پچاس انجکشنوں کے بجاے ساٹھ انجکشن ہونگے۔ خدا کرے یہ کورس ختم ہونے کے بعد آنکھ کی تکلیف بالکل رفع ہوجائے۔

متفرقات :- (۱) یہ سُنکر تردد ہوا کہ منشی مسعود علی صاحب صدیقی (نبائر مخدوم شیخ قیام الدینؒ) بریلی (جہاں اب وہ مستقلاً مقیم ہیں) سے لکھنؤ آئے تھے اور کاکوری آنے کا قصد تھا کہ دفعتاً خون کی بلندی سے بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے بشیرت گنج میں سڑک پر گر پڑے کئی گھنٹے بیہوش پڑے رہے۔ اُنکے برادر نسبتی مولوی عبداللطیف صدیقی اپنے مکان واقع محلہ دوگانواں اُٹھا لے گئے۔ سُنا ہے کہ اب طبیعت رو باصلاح ہے۔ مسعود علی صاحب کے صاحبزادہ منشی احمد علی صدیقی چند گھنٹوں کے لئے اعزا و احباب سے ملنے کاکوری آئے تھے۔

(۲) ۲۷ر نومبر سنہ[illegible]ء (یکشنبہ) صبح کی ریل سے قاضی انتظار علی خانصاحب عباسی کلکتہ روانہ ہوئے تھے۔ موصوف کے ہمراہ یقین الدین، منتظم الدین اور محب الرحمٰن سلمہم بھی کلکتہ گئے ہیں۔ یقین الدین سلمہٗ کو کرنل کِرِدان (جو آنکھوں کے علاج کے بہت بڑے ماہر بیان کئے جاتے ہیں) سے رجوع کیا جائے گا اللہ تعالیٰ عزیز مذکور کو کرنل کِردان کے علاج سے فائدہ بخشے اور اُنکی آنکھوں کی بینائی عود کر آئے۔ محب الرحمٰن اور منتظم الدین کو بتلاش روزگار قاضی صاحب موصوف اپنے ہمراہ لے گئے ہیں۔ خداوند کریم دونوں کو کامیاب کرے۔ قاضی صاحب کا خط کلکتہ پہونچنے کا آیا تھا اُس سے معلوم ہوا کہ وہاں پہونچنے کے بعد بھی یہاں کی دوا کا اثر رہا اور دست آتے رہے جسکی وجہ سے ضعف بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ اب کلکتہ کے ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا ہے۔ خدا کرے وہاں کی آب و ہوا اور علاج کا اثر بھائی صاحب کے لئے مفید ثابت ہو۔

(۳) سُنا ہے چودھری محمد اسمٰعیل (پنشنر سب انسپکٹر) وائس چیرمین ٹاؤن ایریا کمیٹی، کاکوری، کچھ عرصہ کے لئے مع اہل و عیال بستی اپنے صاحبزادہ کے پاس گئے ہیں۔

(۴) حسب ذیل حضرات گذشتہ عشرہ میں بحصول رخصت چند روز کے لئے وطن آئے تھے بعد ختم رخصت اپنے اپنے مستقر پر واپس گئے :- قادری مشیر احمد علوی ناظر پی۔اے الہ آباد سے۔ منشی محمد جواد علوی، انسپکٹر آبکاری، سلطانپور سے۔ حکیم بشیر علی علوی، کانپور سے۔ حکیم محمد احمد علوی، مین پوری سے۔ منشی عبدالقیوم کانپور سے۔ مولوی محمد عاصم قیس اناؤ سے۔ میر صادق علی عباسی، اورنگ آباد (دکن) سے۔

ریاست حیدرآباد کی اطلاعات :- (۱) منشی نبی الحسن علوی شمیم بی۔اے، مددگاری مال اول تعلقداری، اورنگ آباد سے بلدہ (حیدرآباد) اول تعلقداری محکمہ صرفخاص میں ایک سال کیلئے اُسی عہدہ پر تبدیل ہوگئے ہیں۔ تنخواہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

(۲) منشی رضی الحسن علوی رضی بلدہ (حیدرآباد) سے بمقام سلوڑ (علاقہ صرفخاص) ضلع اورنگ آباد بعہدۂ تحصیلدار تبدیل ہوئے ہیں۔

(۳) مولوی متین الدین خاں علوی، محافظ دفتر، عدالت دیوانی بلدہ (حیدرآباد) کا سررشتہ داری، عدالت دیوانی، ضلع آصف آباد بترقی تبادلہ عمل میں آیا ہے۔

حادثہ :- ڈاکٹر سید محمد ہاشم صاحب انچارج اسپتال کاکوری کی بڑی بہو جو عرصہ سے مرض دق میں مبتلا تھیں اور یہاں ڈاکٹر صاحب کے زیر علاج تھیں ۲۳ر نومبر سنہ[illegible]ء کو دوپہر کے وقت رحلت کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ہمکو اس حادثہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف سے دلی ہمدردی ہے ہمہ مسافرت میں یہ حادثہ ڈاکٹر صاحب کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ رب العالمین مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور مرحومہ کے شوہر اور خسر ڈاکٹر سید محمد ہاشم صاحب و دیگر اعزا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(سید محمد مشیر الدین نے یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال علی)، کاکوری سے شائع کیا)